سوال

(281)ایک امام پانچ وقت کی نماز پڑھاتا ہے   الخ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک امام پانچ وقت کی نماز پڑھاتا ہے۔ عادت اس کی یہ ہے کہ پہلی رکعت میں 28 پارہ کی سورت قرات میں پڑھتا ہے۔ اوردوسری رکعت میں سورہ بقرہ یعنی پارہ 2 سے پڑھتا ہے۔ ہر روزجان بوجھ کریہ اسی ترتیب سے پڑھتا ہے۔ آنجناب سرور کائنات ﷺ نے ایسے طور پر قرات پڑھنے کی اجازت دی ہے۔ یا نہیں۔ اگرایسا آگے پیچھے پڑھنا تھا تو ترتیب کی کیا ضرورت تھی۔ قرآن مجید وفرقان حمید کی ترتیب نبی کریم ﷺ نے بنائی ہے۔ یا صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین نے جناب کی ترتیب قائم ہوکر پڑھتے ہیں۔ یا الٹ کرتے رہے ہیں۔ سب حالات آپ ﷺ سے مفصل تحریر کریں۔ بڑے سے بڑا معتبر پتہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دیتے ہیں۔ ایک روزخلیفہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سورہ کہف میں پہلی رکعت میں دوسری میں سورہ یوسف پڑھی۔ انہوں نے ایسا کرنا بتایا یا وتروں میں کسی صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین نے پہلی رکعت میں فلق دوسری میں والناس تیسری میں اخلاص۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

ترتیب قرآنی کو ملحوظ رکھتے ہوئے۔ نماز میں آگے پیچھے سورت پڑھنا شرعاجائز ہے۔ آپ ﷺ کے عہد مبارک میں ایک شخص فاتحہ کے بعد سورہ قل ھواللہ پہلے پڑھتا۔ پھر اور سورۃ پڑھتا خواہ وہ قل ھواللہ سے پہلے کی ہویا بعد رسول اللہ ﷺ نے خبر پا کر اس ک منع نہیں کیا۔ احنف بن قیس نے پہلی رکعت میں سورہ کہف پڑھی۔ دوسری میں سورہ یوسف یا سورہ یونس پڑھی اور کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی صبح کی نماز میں اسی طرح پڑھی تھیں۔ (صحیح بخاری) اس لئے کوئی شخص اب بھی ایسا کرتا ہے۔ تو حرج نہیں در مختار میں آیا ہے۔ لاباس بہ کوئی حرج نہیں۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ ثنائیہ امرتسری]

جلد01ص483